اخبار "پیغام صلح"
کے اس بیان کی تردید کہ
مبائعین نے اپنے عقائد بدل لئے ہیں

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

اخبار ''پیغام صلح'' کے اس بیان کی تردید کہ مبائعین نے اپنے عقائد بدل لئے ہیں

(محررہ 24 اکتوبر 1952ء)

''اخبار پیغام صلح مؤرخہ 15 اکتوبر 1952ء میں ایک مضمون میاں محمد صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کی طرف سے شائع ہؤا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:-

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ قادیانی جماعت کے امام جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے آخر کار حضرت صاحب کی نبوت کے عقیدہ سے بہت کچھ رجوع کر لیا ہے اور اب وہ اپنی تحریرات کا وہی مفہوم لیتے ہیں جن کی طرف حضرت امیر مرحوم انہیں دعوت دیتے تھے''۔

مجھے اس عبارت کو پڑھ کر تعجب ہؤا اور بے اختیار آنکھوں کے سامنے یہ فقرہ آگیا کہ سخن فہمیٔ عالَم بالا معلوم شُد۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

تعجب ہے کہ میاں محمد صاحب اخبار میں تو یہ شائع کرتے ہیں کہ میں نے اپنے عقیدے بدل لئے ہیں اور وہی عقائد اختیار کر لئے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب رکھتے تھے مگر مجھے بار بار خط لکھتے ہیں کہ مَیں اپنے عقائد کی وضاحت کروں تا کہ دنیا میں جو غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے وہ دور ہو جائے۔ اگر مَیں نے اپنے خیالات کی اصلاح کر لی ہے تو

دُنیا میں غلط فہمی کون سی رہ گئی ہے۔ باقی رہا یہ کہ میرے متعلق آپ کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ مَیں نے اپنے عقائد بدل لئے ہیں تو اس وہم کا ازالہ میرے اختیار میں نہیں۔ جو مَیں نے نہیں لکھا آپ اپنے خطوں میں میری طرف منسوب کرتے ہیں اور اب اخبار میں بھی شائع کر رہے ہیں۔ اس مرض کا علاج میرے پاس نہیں ہے۔ میرے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وہی ہیں جو آپ کی زندگی میں تھے، جو آپ کے بعد آج تک رہے اور آئندہ اِنْشَاءَ اللّٰہ رہیں گے۔ میں نے جو آخری خط میاں محمد صاحب کو لکھا تھا وہ میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اس کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ حقیقت کیا ہے۔ میرے خط کی عبارت یہ ہے:-

"مکرمی میاں صاحب!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا خط ملا۔ میری تحریر سے کچھ مترشح ہوتا ہے یا نہیں یہ تو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ مَیں نے تو جو کچھ لکھا تھا سادہ عبارت میں ایک مفہوم ادا کیا تھا۔ اصل میں ایسے مسائل خط و کتابت سے طے نہیں ہوتے۔ یا کتابوں سے یا ملاقاتوں سے یا پھر اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینے سے طے ہوتے ہیں۔ یعنی جب انسان سمجھ لیتا ہے کہ اب ملاقات یا کتابوں کا مطالعہ بے فائدہ چیز ہے۔

آپ نے میرے ایک حوالہ کا ذکر کیا ہے مگر کتاب یا اخبار کا نام اور صفحہ وغیرہ درج نہیں کیا۔ آپ نے جو الفاظ لکھے ہیں وہ مجھے یاد نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اخباروں میں اس حوالہ کا ذکر آ چکا ہے۔ یہ درست ہو گا مگر وہ اخبار آپ نے پڑھے ہیں، میں نے نہیں پڑھے۔ اس لئے جب تک حوالہ آپ نہ لکھیں میرے لئے اسے دیکھنا مُشکل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے 1901ء سے پہلے کے حوالوں کو اگر مَیں نے کسی جگہ منسوخ قرار دیا ہے تو اسی جگہ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مَیں نے کون سی چیز منسوخ قرار دی ہے؟ جو چیز منسوخ ہوئی وہ صرف نبوت☆ کی تعریف ہے۔

☆ یہ فقرہ جو مَیں نے لکھا ہے بعینہٖ یہی مضمون حقیقۃ النبوۃ میں بھی بیان ہے۔ چنانچہ

پس جو بات نبوت کی اس تعریف کے خلاف ہو گی، جو 1901ء کے بعد آپ نے فرمائی وہ منسوخ ہو گئی اور جو خلاف نہیں ہو گی وہ منسوخ نہیں ہو گی۔ حوالہ جات منسوخ نہیں صرف پہلی تعریفِ نبوت منسوخ ہے ورنہ ان حوالوں کا مضمون قائم ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ مَیں نے لکھا ہے کہ حضرت صاحب کا مقام مجددیت اور نبوت کے درمیان ہے۔ مَیں نے اپنا خط نکال کر پھر پڑھا ہے اس میں تو یہ کہیں نہیں لکھا کہ حضرت صاحب کا مقام مجددیت اور نبوت کے درمیان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شک لکھا ہے کہ امتی نبی کا نام ایک نیا نام ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملا اور یہی ہم کہتے ہیں، نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ۔

ہالینڈ میں مسجد ہم بنا رہے ہیں اور نقشہ بن رہا ہے۔ کل ہی اس کا پلین (PLAN) ہالینڈ کے ایک آرکیٹیکچر (ARCHITECTURE) کی طرف سے آیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی نے آپ کو یہ غلط رپورٹ دی ہے کہ ہم مسجد نہیں بنا رہے۔ والسلام خدا حافظ

خاکسار۔ مرزا محمود احمد"

اِس خط سے ظاہر ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی تسلیم کرتے ہیں لیکن امتی نبی کوئی ایسا درجہ نہیں جو مجددیت اور نبوت کے درمیان ہو بلکہ

(بقیہ حاشیہ:-) اس کے بعض فقرات یہ ہیں:

"یہ تعریفوں کا اختلاف ہی تھا جس کی وجہ سے 1901ء سے پہلے آپ اپنی نبوت کو جزئی اور ناقص قرار دیتے رہے"۔[1]

"خدا تعالیٰ نے کسی پہلے حکم کو بدلا نہیں اور آپ جزوی نبی سے پورے نبی نہیں بنائے گئے۔"[2]

"پس اس تعریف نے پہلی تعریف کو بدلا دیا اور 1901ء سے پہلے جس قدر تحریرات سے نبی ہونے کا انکار پایا جاتا تھا ان کے معنے بھی بدل دیئے اور اس کے صرف یہ معنے رہ گئے کہ آپ نے شریعتِ جدیدہ لانے یا براہ راست نبوت پانے سے انکار کیا ہے"۔[3]

امتی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمیشہ سے نبی مانتے آئے ہیں اور اب بھی مانتے ہیں لیکن ہم نے کبھی بھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نئی شریعت لائے تھے یا انہوں نے کوئی نیا دین نکالا تھا یا انہوں نے کوئی نیا کلمہ بنایا تھا یا انہوں نے کوئی نیا قبلہ تجویز کیا تھا۔ ہمارا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے کہ آپؑ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع تھے اور امتی تھے اور آپؑ کی طرح آپؑ کی سب جماعت بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کر قیامت تک ایک ہی امت چلے گی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو گی مسیح موعودؑ یا اور کوئی جو مصلح آئے وہ کسی نئی امت کا بانی نہیں ہو گا بلکہ خود امتی ہو گا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تابع ہو گا نبی مکّی کا صلی اللہ علیہ وسلم۔

پس جو کچھ آپؑ نے پایا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے پایا اور آپؑ کی تمام عزت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے خفیف سے خفیف سرتابی کو بھی آپ کفر سمجھتے تھے بلکہ حقیقتاً یہی عقیدہ بناء تھا اس عقیدہ کی کہ عام مسلمانوں میں اب حقیقتِ اسلام باقی نہیں رہی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور تعلیم سے وہ سرتابی کرتے ہیں۔

پس جو کچھ مَیں نے کہا ہے اور جو ہمیشہ مَیں کہتا چلا آیا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عُہدہ نبوت مستقلہ شرعیہ اور مجدد کے درمیان کا عُہدہ ہے لیکن ہے وہ نبوت ہی کی ایک قسم اور اب بھی ہمارا یہی عقیدہ ہے اور ہم نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ایک وقت تھا کہ جماعت غیر مبائعین اس قسم کی بحثوں میں پڑ کر یہ خوشی محسوس کیا کرتی تھی کہ اس قسم کی بحث میں جب مبائعین کو پھنسایا جائے گا تو غیر احمدیوں میں ان کی بدنامی ہو گی لیکن واقعات نے ان کی اس پالیسی کو غلط ثابت کر دیا ہے کیونکہ باوجود ان حیلوں کے بڑھی ہماری ہی جماعت۔ وہ اسی طرح کے اسی طرح رہے اور اب تو وہ زمانہ بھی ختم ہو چکا ہے کیونکہ اس وقت غیر احمدی ہمارے حوالوں سے

واقف نہیں تھے۔ جب وہ "پیغام صلح" میں وہ حوالے پڑھتے تھے تو بوجہ نیا علم ہونے کے ان کے دلوں میں شُبہ پیدا ہوتا تھا اور بعض کے دلوں میں غصہ پیدا ہوتا تھا۔

اب جماعت احرار نے خود مطالعہ کر کے غیر مبائعین سے بھی زیادہ ہمارے حوالے نکال لئے ہیں اور ایک ایک حوالہ کے ساتھ دس دس جھوٹ بھی ملا لئے ہیں۔ اب پیغام صلح میں اس قسم کی بحث چھیڑنے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ زیادہ سے زیادہ وہ یہ امید کر سکتے ہیں کہ ہم اس کی تردید کریں گے، تو وہ اس کو اچھالیں گے لیکن وہ ہمارے جن حوالوں کو اچھالیں گے ایک ایک حوالے میں دس دس جھوٹ ملا کر احرار اس کو خوب پھیلا چکے ہیں اور ہمارے حوالے بگڑی ہوئی خطرناک صورت میں عوام الناس غیر احمدیوں کے سامنے آچکے ہیں اس لئے اب یہ کھیل پرانا ہو چکا ہے اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہو گا۔ ہم ممنون ہیں عقلمند غیر مبائعین کے کہ انہوں نے موجودہ جھگڑے میں اس بات کو خوب محسوس کیا کہ یہ تلوار صرف مبائعین پر ہی نہیں چل رہی غیر مبائعین پر بھی چل رہی ہے۔ غیر احمدی علماء نے صاف فتویٰ دے دیا ہے کہ اس بات کا کوئی سوال ہی نہیں کہ مرزا صاحب مجدّد تھے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب مرتد تھے اور کافر تھے۔ چنانچہ مولوی عبدالحامد صاحب بدیوانی کا خط ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو اس مضمون کا آچکا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ:-

> "جناب مرزا کے دعاوی و بیانات پر نظر رکھنے والے افراد کی آپ حضرات کے بارے میں جو رائے ہے، وہ ظاہر ہے جس شخص نے حضرات انبیاءِ کرام کی اہانت کی ہو حضرات اہلِ بیت اطہار سے اپنے مقام کو بڑھایا ہو، صفاتِ احدیت کو خود اپنی ذات میں جمع کیا ہو، ان کے مجدد یا مسیح موعود ماننے والوں کو بھی ہم قادیانیوں جیسا ہی سمجھتے ہیں"۔

غرض سب عقلمند غیر مبائعین نے سمجھ لیا ہے کہ ان حالات میں تبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پڑ رہا ہے کسی ایک جماعت پر نہیں پڑ رہا۔ اور مخالفت کسی ایک حصہ کی نہیں بلکہ ساری احمدیت کی ہے اور بقول زمیندار صرف دمشقی اور اندلسی کا

فرق ہے، ورنہ بات ایک ہی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ عقلمند فرقہ آئندہ بھی اپنے رویّہ پر قائم رہے گا، ورنہ بہر حال یہ ان کا اپنا کام ہے۔ اگر وہ عقل سے کام لیں گے تو فائدہ اٹھائیں گے نہ لیں گے تو خدا تعالیٰ کے قانون کی گرفت میں آئیں گے۔

میاں صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ ان کے عقائد میں کچھ فرق آگیا ہے کیونکہ چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ نے حال ہی میں انگلستان سے مجھے رپورٹ بھیجی ہے کہ اب ووکنگ مشن کے ذریعہ سے انگریز احمدی بھی ہونے لگ گئے ہیں۔ گویا وہی تعلیم جس کو پہلے زہر قرار دیا جاتا تھا اب تریاق قرار دے دی گئی ہے۔ چنانچہ ووکنگ مشن کے ذریعہ سے ایک احمدی ہونے والی عورت ہمارے مشن میں بھی آئی اور ہمارے مشنری سے اس نے باتیں کیں۔ پس ہم تو یہ امید رکھ رہے ہیں کہ جلد ہی احمدیت کی تبلیغ ایک ضروری چیز قرار دے دی جائے گی اور غیر مبائعین بھی انگلستان اور امریکہ میں کھلے بندوں احمدیت کی تبلیغ کرنے لگ جائیں گے اور خدا تعالیٰ دونوں فریق کو اس بات کی توفیق دے گا کہ وہ احمدیت کی اشاعت میں حصہ لیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

24۔ اکتوبر 1952ء"

(الفضل 29 اکتوبر 1952ء)

1: حقیقۃالنبوۃ۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 451

2: حقیقۃالنبوۃ۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 379

3: حقیقۃالنبوۃ۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 455